خلافت راشدہ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	حق چار یار
شمارہ نمبر ۴۳	وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ۝	دسمبر ۲۰۲۵ء

مجلہ پشاور

راہ ھدایت

مسئلہ تقلید نمبر

مدیر اعلی

حضرت مولانا خیر الامین قاسمی صاحب حفظہ اللہ

نائب مدیر

خادم اہلسنت طاہر گل دیوبندی

ناشر

نوجوانان احناف طلباءِ دیوبند پشاور

03428970409

عقیدہ ختم نبوت زندہ باد　　　یااللہ مدد　　　عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد

بفیضان

حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

سلطان المحققین حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجلہ　　　پشاور

راہِ ہدایت

بیاد

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

قائد اہلسنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ

ترجمان علماء دیوبند حضرت مولانا نور محمد تونسوی رحمہ اللہ

مناظر اسلام حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل محمدی رحمۃ اللہ علیہ

زیرسرپرستی

متکلم اسلام حضرت مولانا سجاد الحجابی دامت برکاتہم

مناظر اسلام حضرت مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی مدظلہ

حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی الحنفی صاحب حفظہ اللہ

محقق اہل سنت حضرت مولانا مفتی رب نواز صاحب حفظہ اللہ

مناظر اسلام مولانا مفتی نجیب اللہ عمر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی محمد وقاص رفیع حفظہ اللہ

حضرت مولانا مفتی محمد طلحہ صاحب حفظہ اللہ

حضرت مولانا محمد محسن طارق الماتریدی حفظہ اللہ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن عابد صاحب حفظہ اللہ

حضرت مولانا ثناء اللہ صفدر صاحب حفظہ اللہ

مدیراعلی

حضرت مولانا خیر الامین قاسمی حفظہ اللہ

نائب مدیر

طاہر گل دیوبندی عفی عنہ

فہرست مضامین (مسئلہ تقلید نمبر)

مولانا عبد الرحمٰن عابد صاحب حفظہ اللہ

مسئلۂ تقلید پر علمی، تحقیقی واُصولی گفتگو

ہمارا آج کا زیر قلم موضوع "مسئلۂ تقلید" سے متعلق ہے۔ یہی وہ بنیادی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے غیر مقلدین کے ساتھ سب سے زیادہ اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ اس کو بجا طور پر "اُمّ المسائل" بھی کہا جا سکتا ہے، کیونکہ اسی سے بہت سے فروعی مسائل جنم لیتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دیگر موضوعات اہم نہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اکثر اختلافات کی اصل جڑ یہی مسئلہ ہے۔

مدعی کون؟ مدعی علیہ کون؟

ہر مناظرہ میں ایک مدّعی ہوتا ہے اور دوسرا مدّعی علیہ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ "تقلید" کے مسئلے میں مدّعی کون ہے اور مدّعی علیہ کون؟ یہ مسئلہ "ذو جهتين" یعنی دو پہلو رکھتا ہے:

1 = ایک جانب ہم اہل سنت مدعی ہیں کہ مسائلِ اجتہادیہ میں تقلید واجب ہے۔

2 = دوسری جانب غیر مقلدین بھی من وجہٍ (ایک وجہ سے) مدّعی ہیں کیونکہ وہ تقلید کو بدعت یا شرک قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ شرک وبدعت یعنی عدم جواز کہنے سے رجوع کرلیں تو اُن پر کوئی اعتراض باقی نہ رہے۔

اہل سنت والجماعت کا دعویٰ

اہلِ سنت والجماعت کا دعویٰ یہ ہے کہ:

"مسائلِ اجتہادیہ میں غیر مجتہد پر ایسے مجتہد کی تقلید واجب ہے جس کا مجتہد ہونا دلیلِ شرعی (یعنی اجماع) سے ثابت ہو، اور جس کا مذہب مکمل، مدوّن اور متواتر ہو۔"

نوٹ 1:

ہمارے دلائل چار ہیں:

(۱) قرآن، (۲) سنت، (۳) اجماع، (۴) قیاس شرعی

نوٹ 2:

ہم ہر فن میں اسی کے ماہر کی پیروی کرتے ہیں، اسی کو تقلید کہتے ہیں۔

نوٹ 3:

مناظرے میں دعویٰ مختصر لکھا جاتا ہے، لہٰذا وہاں یہ مختصر جملہ لکھا جائے گا:

"مسائلِ اجتہادیہ میں غیر مجتہد پر مجتہد کی تقلید واجب ہے۔"

پھر اس کی تشریح وتوضیح میں اوپر تفصیلی بات لکھی جائے گی۔

دعویٰ کے مفردات کی تعریف

1۔ مسائلِ اجتہادیہ کی اقسام

مسائلِ اجتہاد وہ ہیں جن میں اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ تین قسموں کے ہیں:

(۱) مسائلِ غیر منصوصہ

وہ جن کا قرآن وسنت میں صراحتاً ذکر نہیں۔

مثلاً: فون پر طلاق کا حکم؟

جہاز میں نماز کا طریقہ؟

فون پر نکاح واقع ہوتا ہے یا نہیں؟

مکھی شربت یا چائے میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟

انجکشن سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ وغیرہ۔

ایسے مسائل میں مجتہد قرآن وحدیث میں نظیر تلاش کرتا ہے، علت نکالتا ہے، پھر اس کے مطابق حکم لگاتا ہے۔

(۲) مسائلِ منصوصہ متعارضہ

وہ مسائل جن پر نص تو ہے مگر نصوص میں تعارض ہے۔ مثلاً: رفع الیدین، آمین بالجہر، دونوں کے ثبوت میں احادیث موجود ہیں۔ یہاں مجتہد کی ذمہ داری تطبیق پیش کرنا ہے، اور غیر مجتہد کی ذمہ داری تقلید کرنا۔

(۳) مسائلِ منصوصہ غیر متعارضہ محتملہ

نص موجود ہے، تعارض نہیں، مگر معنی میں احتمال ہے۔

مثلاً قرآن میں لفظ قُرُوءَ جو "طُہر" اور "حیض" دونوں معنی میں آتا ہے۔ یہاں مجتہد دلیل سے معنی متعین کرتا ہے، اور غیر مجتہد اس کی تقلید کرتا ہے۔

(۴) منصوصہ غیر متعارضہ غیر محتملہ

جیسے: "أقيموا الصلوٰة وآتوا الزكاة"

ان میں نہ اجتہاد ہے نہ تقلید۔

اعتراضات اور اس کے جوابات:

اگر کوئی غیر مقلد دعوی میں تنقیحات بطرزِ اعتراض کرے کہ "لکھو کہ امام ابو حنیفہؒ کی تقلید واجب ہے" یعنی امام ابو حنیفہؒ کا نام بھی لکھو تو جواب یہ ہے کہ ہم نے یہ دعوی تو نہیں کہا کہ دنیا میں بس صرف امام ابو حنیفہؒ کی تقلید ہی واجب ہے؟! بلکہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہر غیر مجتہد پر کسی بھی معتبر مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ ہم نے صرف امام ابو حنیفہؒ ہی کی تقلید کی وجوب کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔

نوٹ:

غیر مقلدین (فی زماننا) مطلق تقلید نہیں مانتے تو اس لیے غیر مقلدین کے ساتھ بحث "مطلق تقلید" پر ہوگی، نہ کہ شخصی تقلید پر۔

امام ابو حنیفہؒ غیر مقلدین کے نزدیک بھی مجتہد ہے

بعض غیر مقلدین ضد میں آکر امام ابو حنیفہؒ کو بھی مجتہد ماننے کیلئے تیار نہیں جبکہ اہلِ سنت کے نزدیک مجتہد کی پہچان دلیلِ شرعی سے ہوتی ہے، یعنی اجماع سے۔ امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ وہ مجتہد تھے۔ خود غیر مقلدین کے اکابرین نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔ غیر مقلدین علمائے کرام کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

نذیر حسین دہلوی صاحب نے (معیار الحق ص 29)

امین اللہ پشاوری صاحب نے (التحقیق السدید 196)

ابو عمار سمیع اللہ صاحب نے (چاروں اماموں کا مذہب ص 144)

ابراہیم سیالکوٹی صاحب نے (تاریخ اہلحدیث ص 96)

نواب صدیق حسن خان صاحب نے (الاحتواء علی مسئلة الاستواء، مندرج مجموعہ رسائلِ عقیدہ ج3 ص163) میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کو مجتہد مانا ہے۔ تقریباً اکثر غیر مقلدین کے اکابرین نے امام ابو حنیفہؒ کی امامت واجتہاد کو مانا ہے۔ بلکہ امین اللہ پشاوری صاحب نے تو دوسری کتاب میں یہاں تک لکھا ہے کہ:

"احناف اور پوری امت کا اتفاق ہے کہ یہ علماء مجتہدین تھے"

(الحق الصریح ج1 ص470)

اور مجتہد کا ہونا بھی وہ جس کا مذہب مکمل ہو اصول کے اعتبار سے مدوّن ہو ان کے مسائل اور متواتر آتا چلا رہا ہو۔ اگرچہ ان ائمہ اربعہؒ کے علاوہ اور بھی مجتہد تھے لیکن ان کے مذہب مدون نہیں ہیں بلکہ معدوم ہیں اس لیے اب ان چار فقہاء کرام کی تقلید ہوتی ہیں۔ تو اب اگر کوئی غیر مقلد کہے کہ آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ یا کسی اور کو مجتہد مانتے ہو یا نہیں، اگر مانتے ہو تو ان کی تقلید کیوں نہیں کرتے؟ تو جواب یہی ہو گا کہ ان کے مذہب مکمل آپ پیش کر دے تقلید ہم کرینگے۔

اعتراض:

تقلید کو آپ نے واجب قرار دیا ہے تو یہی بات آپ لوگ اپنے امام امام ابو حنیفہؒ صاحب سے پیش فرمائیں!

جواب:

تقلید کا حکم قرآن سے ہے، یہ منصوصی مسئلہ ہے۔ تقلید بذاتِ خود منصوصی مسئلہ ہے، اجتہادی نہیں جبکہ میں نے دعوی میں ہی لکھا ہے کہ میں اجتہادی مسئلہ میں تقلید کرتا ہوں لہذا امام ابو حنیفہؒ سے اُصولا دکھانے کا مکلّف نہیں ہوں (ہاں تقلید کا قول ثابت ہے جس کا حوالہ آگے آرہا ہے ان شاءاللہ)

اعتراض:

"فلاں چیز امام سے لاکر دکھاؤ اور فلاں!"

جواب:

میں نے پہلے کہا تھا کہ میں اجتہادی مسئلہ میں تقلید کرتا ہوں تو آپ یہ فلاں چیزیں اجتہادی مسائل کے زمرے میں ثابت فرمائیں تقلید کرنا میرا کام ہے۔

ثانیا: مدّعی سے دلیل مانگی جاسکتی ہے، مگر خاص دلیل مانگنا باطل ہے۔

ہم دلائل چار مانتے ہیں صرف خاص امام ابو حنیفہؒ سے دلیل کا مطالبہ کرنا اُصولی طور پر غلط ہے۔ جیسا کہ "البينة على المدّعى" تو مدّعی سے دلیل و گواہ کا مطالبہ جائز ہے، مگر یہ کہنا کہ "صرف زید" یا "صرف بکر" گواہی دے، یہ غلط ہے۔

اعتراض:

"مقلد کے لئے قرآن و حدیث حجت نہیں وہ تو صرف اپنے امام کا قول پیش کرے گا!"

جواب:

یہ غیر مقلدین کا دھوکہ ہے کہ غلط رنگ دے رہا ہے۔ قرآن و حدیث مقلد پر بھی حجت ہیں مگر ان سے براہ راست استنباط صرف مجتہد کرتا ہے۔ ایک ہوتا ہے حجیّت اور دوسرا ہے استدلال۔ تو حجیّت تو مقلدین و امام دونوں کے لئے ہیں البتہ استدلال صرف امام ہی کرے گا۔ مقلد ان دلائل کو اپنے امام کے فہم کے ذریعے لیتا ہے اور یہی اتباع و تقلید ہے۔ مقلد کے لئے یہ جائز نہیں کہ ڈارک بغیر کسی فہم کے امت کے خلاف کوئی استدلال کرے۔ تو غیر مقلدین کی اس چالاکی پر گہری نظر رکھنی چاہیے۔

دلچسپ بات:

خود غیر مقلدین کے بڑے محققین (زبیر علی زئی، امین اللہ پشاوری، عبدالجبار کھنڈیلوی وغیرہ) نے لکھا ہے کہ دیوبندی / حنفی چاروں دلائل (قرآن، حدیث، اجماع، قیاس) مانتے ہیں۔ چنانچہ زبیر علیزئی غیر مقلد کہتا ہے کہ

"دیوبندیوں کے نزدیک دلیل صرف ادلہ اربعہ (قرآن، حدیث، اجماع اور اجتہاد) کا ہی نام ہے"

(تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ ص 99)

اسی طرح امین اللہ پشاوری صاحب کے شاگرد رشید شیخ عبد الرحمن آفریدی صاحب بھی لکھے ہیں؛

"آپ لوگوں کے دلایل تو چار ہیں قرآن و حدیث جماع و قیاس۔۔۔ الخ

(مسنون تراویح اتہ رکعات دی ص 48 پشتو)

خلاصہ یہ کہ استنباط مجتہد کا کام ہے اور حجیّت سب کے لیے ہے۔

اعتراض:

غیر مقلدین یہ شوشہ بھی چھوڑتے ہیں کہ "نصوص میں تقلید نہ کرنا اور اجتہادی مسائل میں تقلید کرنا یہ تقسیم کہاں سے آئی؟ امام صاحبؒ سے پیش کرے"

جواب:

یہ تقسیم بذاتِ خود قرآن سے ثابت ہے۔ نص کے مقابلے میں کسی کی بات ماننا قرآن کریم نے مشرکین کا طریقہ بتایاہے اور اس کے علاوہ (یعنی غیر منصوص مسائل میں) اہلِ علم کی پیروی کا حکم خود اللہ ہی نے دیاہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہیں ان شاءاللہ۔ لہذا آپ کا یہ خاص مطالبہ قرآن کریم کی رُو سے باطل و مردود ہے الحمدللہ۔

تقلید کے اقسام اور اس کے متعلق اعتراضات اور ان کے جوابات

یہ ساری بحث تقلید کے متعلق تھی، اب یہ بھی جان لو کہ تقلید کی دو قسمیں ہیں:

1. تقلیدِ محمود
2. تقلیدِ مذموم

تقلید محمود

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کی تقلید شریعت کے تابع ہو؛ یعنی قرآن و سنت کے دائرے میں رہتے ہوئے کسی عالمِ شریعت کی پیروی کی جائے۔

تقلید مذموم:

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کی پیروی ناروا، غیر شرعی یا واضح خلافِ سنت امور میں کی جائے۔ اسی طرح "اتباع" کی مثال بھی یہی ہے:

اتباعِ محمود:

اگر کسی کی اتباع شرعی امور میں شریعت کے تابع ہو تو یہ اتباعِ محمود ہے۔

اتباعِ مذموم:

اور اگر کسی کی اتباع غیر شرعی طریقے سے ہو تو یہ اتباع مذموم ہے۔ لہٰذا تقلیدِ محمود و اتباعِ محمود جائز ہیں، اور تقلیدِ مذموم و اتباعِ مذموم ناجائز۔

مثال:

"دودھ "کا اطلاق کتی، گدھی، بھینس اور گائے سب کی دودھ پر ہوتا ہے؛ مگر اس لفظ کا اطلاق ایک ہونے سے تمام کے دودھ کا حکم ایک نہیں ہوجاتا۔ حلال جانوروں کا دودھ حلال ہے اور حرام جانوروں کا دودھ حرام۔اسی طرح تقلید کالفظ اگرچہ ایک ہے، تاہم حلال تقلید حلال ہے اور حرام تقلید حرام۔

اعتراضاتِ غیر مقلدین

غیر مقلدین خصوصاً امین اللہ پشاوری صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ تقسیم (تقلید محمود و مذموم) بدعت اور خودساختہ ہے۔(التحقیق السدید:ص13، اتباع الرسول:ص53)

جواب:

غیر مقلدین جب تعصب میں آتے ہیں تو حقائق سے انکار کرنے لگتے ہیں، حالانکہ یہ تقسیم نہ صرف اسلافِ امت سے ثابت ہے بلکہ خود غیر مقلدین کے بڑے علماء نے بھی یہی تقسیم ذکر کی ہے۔

لہٰذا امین اللہ پشاوری غیر مقلد وأعوانہ کو چاہیے کہ پہلے اپنے ہی اکابر کو مبتدعین کی فہرست میں شامل کر دے۔چند حوالہ جات انہی کے گھر سے ملاحظہ فرمائے:

غیر مقلدین کے اکابر کے واضح اعترافات

1—صبغۃ اللہ محمدی شیرانی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"تقلید احکامِ شریعت میں دو قسم پر ہے: ایک جائز و محمود، دوسری ناجائز و مذموم۔"

(اقامۃ المیزان، ص168)

2—شیخ عبد السلام رستمی صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں:

"اہلِ علم نے تقلید کے چار قسمیں لکھی ہیں:

(1) تقلیدِ محمود (2) تقلیدِ مذموم، (3) مطلق تقلید (4) تقلیدِ شخصی"

(تفسیر احسن الکلام 1/553)

اسی طرح ایک اور کتاب میں بھی ان سے تقلیدِ محمود کا ذکر منسوب ہے۔دیکھیے:

(رسالة التنقيد على من أفرط فی التقليد ص21)

اور دوسری کتاب میں بھی ایسی تقسیم ذکر کی ہے اور ایک قسم تقلید محمود کا بھی ذکر کیا ہے دیکھے (البرہان فی مشکلات القرآن 1/346)

3—ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد:

انہوں نے بھی تقلید کے اقسام تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ دیکھے:

(تاریخ اہل حدیث، ص146-147)

4—ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد:

انہوں نے بھی اپنے فتاویٰ میں تقلید کے اقسام شامل کیے ہیں۔ دیکھے:

(فتاویٰ ثنائیہ 1/254)

5—ڈاکٹر شفیق الرحمن غیر مقلد:

انہوں نے بھی تقلید کے اقسام بنائے اور ایک قسم کو محمود کہا۔ دیکھے

(اہل سنت کا منہجِ تعامل، ص263)

نوٹ: اس کتاب پر شیخ عبد السلام صاحب وعبد العزیز نورستانی صاحب غیر مقلدین کی تقریظ بھی ہے۔

آمدم بر سر مقصد:

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ من وجہٍ علمائے احناف تقلید کے وجوب میں مدعی ہیں، اور من وجہٍ غیر مقلدین تقلید کے شرک، بدعت یا حرمت کے مدعی ہیں۔

احناف کثّر اللّٰہ سوادھم تقلید کا وجوب میں مدّعی ہیں جبکہ غیر مقلدین کا دعوی تقلید بدعت یا شرک میں مدّعی ہے

نوٹ: یہاں "غیر مقلدین" سے مراد نہ صرف موجودہ اہل حدیث ہیں بلکہ تمام وہ گروہ بھی شامل ہیں جو مذاہبِ اربعہ کے اجماعی اصولِ تقلید سے خارج ہیں، جیسے جماعت المسلمین (حقیقت میں جماعت المفسدین)، منکرین حدیث، حزب اللہ وغیرہ۔

﴿تنقیحات بر دعویٰ غیر مقلدین﴾

غیر مقلدین کا موقف جگہ جگہ بدلتا ہے: کتاب لکھتے وقت ایک بات، منبر پر دوسری، مناظرے میں

تیسری۔ مناظرے میں جب ان سے پوچھا جائے کہ "تقلید کا شرعی حکم کیا ہے؟" تو کبھی کہتے ہیں "ثابت نہیں"، کبھی "بدعت"، کبھی "شرک"۔ جب یہ لوگ مناظرے کی میدان میں لکھتے ہیں تق اس قدر لکھتے ہیں کہ تقلید ثابت نہیں۔ تو آپ ان سے کہیں گے کہ حکمِ شرعی لگائیں۔ تو آپ کو کہیں گے کہ یہ "ثابت نہیں" کیا یہ حکم نہیں؟ تو آپ ان کو کہیں گے کہ یہ حکمِ منطقی ضرور ہے جبکہ میں آپ سے حکم شرعی کا مطالبہ کر رہاہوں یعنی یہ حرام ہے یا بدعت ہے شرک ہے کیا ہے؟

﴿اہم سوالات﴾

غیر مقلدین سے چند اہم سوالات کیے جائیں:

1—آپ کن مسائل میں تقلید کو شرک وبدعت کہتے ہیں؟ اجتہادی مسائل میں یا عقائد میں؟

(اس میں فایدہ یہ ہو گا کہ یہ لوگ جس تقلید کی نفی پر کوئی دلیلِ شرعی یا تائید ہیش کرینگے مثلا۔ تو وہ اجتھادی نہیں بلکہ فی العقائد الباطلہ میں پیش کرے گا۔ تو جواب یوں ہی ہو گا کہ میں خود بھی باطل عقائد میں تقلید نہیں کر تالہذا یہ میرے موقف کے خلاف نہیں۔

2—شرک یا بدعت کس پر ہے؟ مطلق تقلید پر یا تقلیدِ شخصی پر؟

(جس شق پر بھی آپ کو فتوی لگائے تو اس شق کا مطالبہ کریں اور ساتھ ہی اس پر شرک یا بدعت کا فتوی لگانے پر وہی حکم کا مطالبہ بھی ساتھ ساتھ کروگے)

3—تقلید شرک ہے یا بدعت؟ اور دلیل؟ (فيها فوائد كثيرة كم لا يخفى على اولى الألباب)

4—شرک اور بدعت میں فرق بیان کریں!

5—شرک کو بدعت یا بدعت کو شرک کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟

6—اگر آپ کے اکابر تقلید کو "بدعت" کہتے ہیں تو جو اسے "شرک" کہتے ہیں وہ کیا ہیں؟

7—کیا آپ مسلمان مجتہد کی تقلید کو شرک کہتے ہیں یا مشرک کی؟

8—جو مسلمان مسائلِ اجتہادی میں عوام کے لئے کسی مجتہد کی تقلید کو واجب یا جائز کہے تو اس کا حکم؟

9—تقلید مجتہد کے لیے شرک ہے یا عوام کے لیے؟

10—کیا تقلید و اتباع ایک ہی چیز ہیں یا جدا؟

اختلاف اور افتراق کا فرق

اختلاف: راستے جدا، منزل ایک = جائز

افتراق: راستے جدا، منزل بھی جدا = گمراہی

چاروں مذاہبِ فقہیہ میں اختلاف ہے، افتراق نہیں؛

سب کی منزل شریعت ہے، الحمدللہ۔

تعریفاتِ تقلید

تقلید کی تعریف عوامی انداز میں بھی ہونی چاہیے تاکہ عوام بھی اس کو سمجھ سکیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"التقليد اتباع الرواية دلالةً"

(عقد الجید، ص75)

ماہرِ شریعت کی رہنمائی میں قرآن وسنت کے مطابق عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں۔

اعتراض: یہ تعریف امام ابو حنیفہؒ سے دکھائیے۔

جواب: میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم مسائلِ اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید کرتے ہیں۔ کیا یہ تعریفات مسائلِ اجتہادیہ میں داخل ہے؟

ثانیاً: اسی بنیاد پر تو میں بھی آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ نماز، زکوۃ وغیرہ کی تعریف قرآن و حدیث سے صراحتاً دکھائیں، تو کیا آپ دکھا سکتے ہیں؟ ہم شریعت پر عمل کرتے ہیں مگر ماہرِ شریعت کی رہنمائی میں۔

مثال

جیسے ایک امام ہے اور باقی مقتدی ہیں۔ امام بھی اللہ کو سجدہ کرتا ہے، اور مقتدی بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ امام براہِ راست کرتا ہے اور مقتدی امام کی رہنمائی میں کرتے ہیں۔ اگر کوئی پاگل اٹھ کر یہ کہہ دے کہ "امام تو اللہ کو سجدہ کرتا ہے مگر مقتدی امام کو سجدہ کرتے ہیں" تو لوگ اسے احمق ہی کہیں گے۔

بعینہٖ یہی مثال مقلد و امام مجتہد کی ہے۔ مقلد بھی شریعت پر عمل کرتا ہے، امام بھی شریعت پر عمل کرتا ہے؛ فرق یہ ہے کہ امام براہِ راست عمل کرتا ہے اور مقلد اس کی فقہی رہنمائی میں۔

اسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ امام ابو حنیفہؒ تو ٹھیک تھے مگر یہ مقلدین ان کے اقوال پر عمل کرتے ہیں، شریعت پر نہیں تو کیا ایسے شخص کو ہم دماغی مریض نہ کہیں گے؟ (یقیناً کہیں گے!)

تقلید: لغوی و اصطلاحی

اشتقاق: تقلید، قِلادۃ سے ماخوذ ہے۔

جب قِلادۃ انسان کے ساتھ ہو تو معنی "ہار" ہے، اور جب حیوان کے ساتھ ہو تو معنی "پٹہ"۔

دلیل: بخاری شریف میں ہے: «أنها استعارت من أسماء قلادة» یعنی سیدہ عائشہؓ نے سیدہ اسماءؓ سے ہار لیا۔

اور جانور کے نسبت ہو تو امام بخاریؒ نے باب باندھا: «باب تقليد الغنم»

پس مراد پٹہ ہے۔

نوٹ: شرعی احکام میں دارومدار لغوی معنی پر نہیں بلکہ شرعی و اصطلاحی معنی پر ہوتا ہے۔ ورنہ صلوٰۃ لغت میں "سرین ہلانے" کو کہتے ہیں؛ تو کیا سرین ہلانے سے نماز ادا ہو جائے گی؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے غیر مقلدین اگر لغوی تعریف مانگیں تو انہیں مثالیں دے کر سمجھا دیں کہ محض لغت کے پیچھے پڑنا جہالت ہے۔

لغوی و عرفی معنی کا قانون

علامہ سیوطیؒ نے ایک قاعدہ ذکر فرمایا ہیں کہ جب لغوی اور اصطلاحی معنی میں تصادم آجائے تو وہاں عرفی معنی کا اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وَلَوْ كانَ في أَحَدِهما عُرْفِيَّةٌ، وَالآخَر لُغَوِيَّةٌ، فَالْحَمْلُ عَلَى العُرْفِيَّة أَوْلَى"

ترجمہ: اور اگر دونوں میں سے ایک معنی عُرفی ہو اور دوسرا لغوی، تو عُرفی معنی کو ترجیح دینا زیادہ مناسب ہے۔"

یہی اصول امین اللہ پشاوری صاحب غیر مقلد بھی لکھتے ہیں کہ تصادم کے وقت لغت نہیں بلکہ اصطلاح معتبر ہے۔ (تفسیر حکمۃ القرآن)

غیر مقلدین کے اعتراضات اور جوابات

اعتراض: اگر تقلید کا معنی "ہار" ہے تو کیا آپ عورت ہیں کہ ہار پہنیں؟

جواب: ہار صرف عورتیں نہیں پہنتیں، خوشی و تقریب میں مردوں کو بھی پہنایا جاتا ہے۔

اعتراض: تقلید کا معنی پٹہ ہے، تو آپ پٹہ اپنے گلے میں ڈالتے ہیں؟

جواب:

۱۔لفظ تقلید بابِ تفعیل سے ہے جو متعدی ہے۔یعنی ہم نے اپنے گلے میں نہیں ڈالا، بلکہ جس کی تقلید کی جارہی ہے اُس کے گلے میں اعتماد کی ہار ڈالا ہے اگر ہم سے یہ معنی متعلق کر دیتے ہو تو لیجئے قول واجتہاد کو قلادہ کی طرح اپنے اوپر ڈال دیا ہے۔

۲۔بخاری میں ہے کہ حضرت بی بی عائشہؓ سے اسماءؓ کا قلادہ (ہار) گم ہو گیا (بخاری شریف ج2 ص659)

تو کیا نعوذ باللہ وہ پٹہ پہن رہی تھیں؟ عقل کہاں ہے؟

اعتراض: تقلید تو جانوروں کا کام ہے، انسانوں کا نہیں۔

جواب: ایمان تازہ کریں!

رسول اللہ ﷺ نے بھی تقلید کی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا:

«وقلّدتُ هديي» (بخاری ج2 ص631 اقرأ کمپنی)

یعنی میں نے اپنے قربانی کے جانوروں کو قلادہ پہنایا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:۔

قَلَّدَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْهَدٰی (بخاری ج1 ص230)

تو جب نبی ﷺ کے عمل سے تقلید ثابت ہے تو یہ عیب نہیں، کیونکہ شرع کے ماتحت ہے۔ جس چیز کو نبی ﷺ نے کیا ہو اسے جانوروں کا عمل کہنا در اصل کس پر حملہ ہے؟ العیاذ باللہ۔

اصطلاحی تعریف

تقلید کی چند اصطلاحی تعریفات ملاحظہ فرمائے:

«التقليد اتباع الغير على ظنٍّ أنه محقٌّ بلا نظرٍ فى الدليل»

(النامی شرح الحسامی ص190، نور الانوار ص216، نظامی حاشیہ ص193)

یعنی کسی حق پرست عالم کی دلیل والے قول کو بغیر دلیل مانگے قبول کرنا۔(اس حسنِ ظن پر مان لینا کہ یہ حق مسئلہ ہی دکھائے گا اسی کو تقلید ہی کہا جاتا ہے۔

2= مفتی رشید احمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

"اس تسلیم و عمل کو اس مسئلہ کی دلیل معلوم ہونے پر معلق نہ کرنا۔ لیکن وہ دلیل اگر اس وقت معلوم ہو تا یا بعد میں معلوم ہو جائے تو یک تقلید کے منافی نہیں غرضیکہ تقلید میں مطالبہ دلیل شامل نہیں اور علم بالدلیل اس کے معارض نہیں"

(احسن الفتاوی ج1 ص408)

3= اور تقلید کی تعریف نور الانوار کی حاشیہ میں یوں درج ہیں:

"اَلتَّقْلِيدُ: اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَيْرَهُ فِيما سَمِعَهُ يَقُولُ أَوْ فِعْلِه، عَلَى زَعْمِ أَنَّهُ مُحِقٌّ، بِلا نَظَرٍ فِي الدَّلِيلِ۔"

تقلید یہ ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کی بات یا عمل کی صرف اس وجہ سے پیروی کرے کہ اس کا گمان ہے کہ وہ حق پر ہے، بغیر اس کے کہ دلیل میں کوئی نظر و فکر کرے۔"

4= علم الاصول کی کتاب میں یہ تقلید کی تعریف بھی درج ہے:

اَلتَّقْلِيدُ: اِتِّبَاعُ الإِنْسانِ غَيْرَهُ فِيمَا يَقُولُ أَوْ يَفْعَلُ، مُعْتَقِدًا لِلْحَقِّيَّةِ فِيهِ، مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَتَأَمُّلٍ فِي الدَّلِيلِ۔

(المولوی ج1 ص380 و کتاب التعریفات ص48)

تقلید یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کی بات یا عمل کی پیروی اس عقیدے کے ساتھ کرے کہ وہ حق پر ہے، بغیر اس کے کہ دلیل میں کوئی غور و فکر کرے۔"

نوٹ: "بلا دلیل" یا "من غیر نظر و تأمل" کا مطلب یہ نہیں کہ دلیل سرے سے ہوتی ہی نہیں، مراد یہ ہے کہ مقلد دلیل مانگنے کا پابند نہیں ہوتا، اگر دلیل بعد میں معلوم ہو جائے تو بھی تقلید کے خلاف نہیں۔

5= علامہ جرجانیؒ تقلید ک تعریف یوں نقل کرتے ہیں:

"التَّقْلِيدُ عِبَارَةٌ عَنْ قَبُولِ الْغَيْرِ بِلا حُجَّةٍ "

(کتاب التعریفات ص48)

نوٹ: اس تعریف میں "**بلاحجة**" جار مجرور کا تعلق "قبول" سے ہے نا کہ "قول" کے ساتھ یعنی قائل کے ساتھ دلیل تو ہو گی لیکن سائل اس کو بلا مطالبہ دلیل بات مانے گی۔

غیر مقلدین کے اپنے گھر سے تقلید کی تعریف

غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسنِ ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے ماافق بتلائے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا"

(فتاویٰ ثنائیہ ج1 ص261)

امین اللہ پشاوری غیر مقلد کہتے ہیں:

"تقلیدِ ممدوح یہ ہے کہ جاہل شخص جو دلیل نہ سمجھتا ہو، ایک عالم کے پیچھے چل پڑے۔ (دوسری تعریف یوں کرتے ہیں) یا کوئی شخص قرآن وحدیث سے مسئلہ نہ پائے تو عالم کی اتباع کرے۔ (تیسری تعریف یوں کرتے ہیں) یا کوئی حادثہ پیش آئے جس کا حکم قرآن وحدیث میں نہ ملے تو اہلِ علم کی طرف رجوع کرے۔

(د تقلید حقیقت او د مقلدینو اقسام ص14 و **التحقیق السدید** ص13)

غیر مقلدین کے مایہ ناز شیخ عبد السلام رستمی صاحب تقلید کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"تقلیدِ محمود یہ ہے کہ ایک شخص جس نے قرآن وحدیث میں کوشش کی لیکن بعض مسائل مخفی رہے تو آپ اس میں تقلید کرے اس شخص کی جس کا علم زیادہ ہو اس کو ابن قیمؒ نے تقلید محمود کہا ہے"

(د تقلید شرعی حیثیت ص22)

اور مزید ایک صفحہ بعد لکھتے ہیں:

"عام شخص کی تقلیدِ محمود"

اس کے بعد لکھتے ہیں:

"ایک اور تقلید عام شخص کا ہے جو نصوص کو نہیں جانتا اس کو عام شخص کہتا ہے اس پر لازم ہے کہ عالم سے لیں" (ص 23)

۸۔ غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل نذیر حسین دہلوی صاحب تقلید کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں:

"معنی تقلید کی عرف عام میں یہ ہیں کہ وقتِ لاعلمی کے کسی اہلِ علم کا قول مان لینا اور اس پر عمل کرنا۔ اور اسی معنی عرفی سے مجتہدوں کی اتباع کو تقلید بولا جاتا ہے"

(معیار الحق، ص:۷۲)

۹۔ صبغۃ اللہ محمدی شیرانی غیر مقلد تقلید کی تعریف اس طرح نقل کرتے ہیں:

"فقہاء کی اصطلاح میں اس کی معنی ہیں:

"اَلتَّقْلِيدُ: اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَيْرَهُ فِيما سَمِعَهُ يَقُولُ أَوْ فِعْلِه، عَلَى زَعْمِ أَنَّهُ مُحِقٌّ، بِلا نَظَرٍ فِي الدَّلِيلِ" (قمر الاقمار، حاشیہ نور الانوار، مبحث افعال النبی ﷺ، ص: ۲۱۶؛)

دیکھیے (اقامة الميزان، ص:۱۰۰ ناشر: مکتبہ محمدیہ گنج پشاور)

اسی کے سلسلے میں وہ مزید فرماتے ہیں:

"تقلید احکام شریعت میں دو قسم پر ہے: ایک جائز و محمود دوسری ناجائز و مذموم۔ تقلید جائز و محمود یہ ہے کہ ہر زمانے اور ہر علاقے کی عوام جو اجتہاد پر قدرت نہیں رکھتے، حالانکہ احکام شرع پر عمل کرنے کی وہ بھی مخاطب اور مکلف ہیں تو یہ ماہر عالمِ شرع سے بلا تخصیص مذہب خاص دینی مسائل دریافت کریں اور وہ عالم اپنی تحقیق کے مطابق بتائے گا۔۔۔۔۔ یہ تقلید جسے تقلیدِ عام یا تقلید مطلق کہتے ہیں"

(اقامۃ المیزان، ص:۱۶۸-۱۶۹)

۱۰۔ ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب غیر مقلد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"تقلید کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ جو شخص براہ راست قرآن وحدیث کا مطلب

سمجھنے، ان کے ظاہری تعارض کو رفع کرنے، یا ناسخ و منسوخ وغیرہ کا فیصلہ کرنے کی اہلیت اپنی اندر نہیں پاتا، وہ کسی مجتہد سے تفصیلی دلائل کا مطالبہ کیے بغیر اس کے علم پر اعتماد اور اس کے فتوے پر عمل کرلیتا ہے"

(اہل سنت کا منہج تعامل، ص:۲۶۵)

ان تمام بحثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ تقلید کا مطلب ہے کسی عالم کی بات کو بلا دلیل تسلیم کرنا۔

تقلید کے عملی مظاہر اور صحابہؓ کے انھونے:

دلیل ۱:التقلید فی زمن الصحابة

حضرت عثمان غنیؓ نے جمعہ کے تیسرے اذان کا آغاز کیا، اور باقی صحابہ کرامؓ نے نہ اس سے دلیل طلب کی، نہ اعتراض کیا، بلکہ اسے قبول کیا اور اس پر عمل کیا۔ یہ واضح مثال ہے کہ بلا دلیل کسی عالم کی بات ماننا تقلید ہے، اور الحمدللہ صحابہؓ میں اس کے کئی مظاہر ملتے ہیں۔

دلیل ۲: قرآن پاک کے جمع ہونے کا عمل

حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مشورہ دیا کہ قرآن کو ایک مصحف میں جمع کریں۔ سب صحابہ کرامؓ نے اسے قبول کیا، کسی نے دلیل طلب نہ کی۔ بلا دلیل کسی معتبر کی بات ماننا تقلید ہے اور صحابہؓ میں یہ موجود تھی۔

دلیل ۳:عام مسلمانوں کی نماز

دنیا بھر کے عوام مسلمان نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ ہر رکن کی دلیل سب کے لیے معلوم نہیں۔ یہ بھی بلا دلیل عمل ہے اور تقلید کے زمرے میں آتا ہے۔

دلیل ۴: غیر مسلمان کا اسلام قبول کرنا

ایک غیر مسلمان جس کا نام رحمت مسیح تھا، مسلمانوں کے اخلاق و تعلیمات دیکھ کر اسلام قبول کرتا ہے، کلمہ ہڑھ کر مسلمان ہوتا ہے، اب اس کے بعد نا کلمہ و عمل پر دلیل مانگا اور نا میں نے اس کو دلائل دی تو اس کے باوجود وہ آیا تھا کافر۔۔ اور جارہا ہے مسلمان ہونے کی حالت میں جبکہ غیر مقلدین کے اُصول کے مطابق یہ شخص سنگل مشرک آیا تھا اور اب جارہا ہے "ڈبل مشرک"، کیونکہ جاتے وقت تقلید بھی شروع کی یعنی بلا مطالبہ دلیل کلمہ و اسلام لایا۔

دلیل۵: قرآن پاک کی تلاوت

دنیا کے عوام مسلمان قرآن تلاوت کرتے ہیں، حالانکہ صحیح ادائیگی کے لیے دلیل نہیں جانتے۔ نا یہ جانتے ہیں کہ فلاں کلمہ مرفوع کیوں ہے منصوب کیوں ہے وغیرہ۔ یہ بھی بلا دلیل عمل ہے (اگرچہ نفس الامر میں اس پر دلیل ہے لیکن اس کو دلیل یاد نہیں اور نہ دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں) اور تقلید کے زمرے میں آتا ہے، اور انہیں اس کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے الحمد للہ

دلیل٦: حج کے اعمال

عام مسلمان حج کے تمام ارکان ادا کرتے ہیں، حالانکہ ہر عمل کی دلیل سب کو معلوم نہیں۔ یہ بھی بلا دلیل تقلید ہے، لیکن غیر مقلدین اسے شرک اور کفر قرار دیتے ہیں، جبکہ ہمارے نزدیک حاجی صاحب حج سے واپسی پر گناہ سے پاک آیا لیکن غیر مقلدین کے نزدیک وہ ڈبل مشرک ہو کر آیا العیاذ باللہ۔

غیر مقلدین کے موقفِ تکفیر کے خلاف دو تحقیقی واقعات

اوّل: تقلید کو شرک قرار دینے کا باطل دعویٰ اور اس کا عقلی و نقلی بطلان

استاذی و استاذ المناظرین وکیل احناف ترجمان علماء دیوبند حضرت مفتی محمد ندیم المحمودی حفظہ اللہ نے فرمایا:

ایک علمی نشست میں ایک غیر مقلد معترض سے مسئلۂ تقلید پر گفتگو ہوئی۔ میں نے اس سے سوال کیا:

"کیا تمہارے نزدیک تقلید شرک ہے؟" اس نے بلا توقف جواب دیا: "ہاں، تقلید سراسر شرک ہے۔"

میں نے اس کے سامنے ایک اصولی سوال رکھا: "کیا نکاح گواہوں کے بغیر منعقد ہو جاتا ہے؟"

اس نے فوراً جواب دیا کہ نہیں؛ کیونکہ صحیح حدیث میں وارد ہے:

«لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِشُهُودٍ»

(سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح إلا ببینه)

میں نے کہا: "پس مسئلہ آسان ہوا۔

میں نے ایک اہم سوال اٹھایا:

"کیا تم پیدائشی غیر مقلد ہو؟"

ظاہر ہے، جواب نفی میں تھا۔ میں نے کہا:

"تمہارے والدین کا نکاح بلاشبہ ایسے گواہوں کے زیرِ نگرانی ہوا ہو گا جو حنفی المسلک تھے۔
اور تمہارے نزدیک تو احناف 'مشرک' ہیں۔ اب بتاؤ کیا مشرک کی گواہی معتبر ہوتی ہے؟"
اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور ضرور نفی میں ہے، تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ:
تمہارے باپ کا تمہاری ماں سے نکاح ثابت ہی نہیں ہوتا، تمہارا نسب بھی غیر ثابت اور محلِّ شک بن جاتا ہے۔ جب میں نے یہ نتیجہ بیان کیا تو وہ سخت برہم ہوا اور زبان احتیاط سے استعمال کرنے کو کہا۔
میں نے جواب دیا کہ:
"اصل خرابی اور گندگی تو تم نے عقیدہ بنا کر پھیلائی ہے، اس کا منطقی نتیجہ بھی ویسا ہی نکلا ہے۔"

دوم: مشرک باپ اور مسلمان ماں — غیر مقلدین کا فکری انحراف

اسی نوعیت کا ایک سوال ایک دوسرے غیر مقلد کے سامنے رکھا گیا۔ اس نے اپنے والد کے بارے میں کہا:
"میرا باپ تو حنفی تھا، البتہ میری والدہ نے آخر عمر میں غیر مقلد مذہب اختیار کر لیا تھا۔"
میں نے اس سے پوچھا:
"ایک مشرک (مقلد، بقول ان کے) مرد کا مسلمان عورت سے نکاح کیسے درست ہو سکتا ہے؟"
اس نے ایک عجیب استدلال پیش کیا:
"بعض صحابہ کرامؓ کے والد بھی مشرک تھے۔"
میں نے اسے علمی طور پر متنبہ کیا:
"یہ قیاس باطل ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ کے والدین مشرک ہونے کا زمانہ وہ تھا جب نکاح و کفارے اور احکامِ معاملات کے شرعی احکام ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ بعد ازاں جب احکامِ شریعت مکمل ہوئے تو واضح حکم نازل ہوا:"

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا (البقرہ: 221)

یعنی مشرک مردوں کے ساتھ نکاح کی اجازت ہرگز نہیں۔
یوں غیر مقلدین کا یہ استدلال نہ صرف لغو ہو گیا بلکہ نصوصِ قطعیہ کے خلاف بھی درہم برہم ہوا الحمد للہ۔

آخر میں، میں نے کہا:

"یہ گروہ علمی جہالت میں اس درجہ مبتلا ہے کہ بنیادی نصوص اور احکام میں بھی صحیح فہم سے عاجز ہے۔"

اتباع اور تقلید ایک ہی ہیں

تمہید

دینِ اسلام میں اطاعت و پیروی کے لیے "اتباع" اور "تقلید" جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان دونوں الفاظ میں کوئی حقیقی فرق موجود نہیں۔ لیکن غیر مقلدین نے اپنی ذاتی ذہنی تقسیم اور بے دلیل تشریحات کی بنیاد پر ان دونوں میں مصنوعی فرق پیدا کیا ہے—جو نہ قرآن سے ثابت ہے، نہ حدیث سے، نہ لغت سے، نہ فقہاء و محدثین کے استعمال سے۔

یہ باب اسی باطل تقسیم کے رد میں ایک علمی و تحقیقی گفتگو ہے۔

غیر مقلدین کا دعویٰ اور اس کی حقیقت

غیر مقلدین یہ دعویٰ کرتے ہیں:

"تقلید کا مطلب ہے بے دلیل کسی کی بات ماننا اور اتباع کا مطلب ہے دلیل کے ساتھ کسی کی بات ماننا۔"

یہ دعویٰ نہ صرف بے بنیاد ہے بلکہ قرآن و حدیث کے واضح نصوص کے بھی خلاف ہے۔

ایک واقعہ

استاذ محترم حضرت مفتی محمد ندیم المحمودی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

حیات آباد میں میری ایک غیر مقلد سے گفتگو ہوئی۔ اس نے بڑے اعتماد سے کہا:

"تقلید یعنی کسی کی بے دلیل بات ماننا اور اتباع یعنی دلیل والی بات ماننا۔"

میں نے پوچھا:

"اس تعریف پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟"

جواب آیا:

"ابن قیم اور قاضی شوکانی نے لکھا ہے۔"

میں نے کہا:

"اب تم خود ہی سوچو!

جس چیز کو تم نے "بے دلیل بات ماننا" یعنی تقلید کہا ہے، اب اپنی دلیل میں تم "بے دلیل ابن قیم اور شوکانی" کو پیش کر رہے ہو! اگر دلیل قرآن و حدیث ہوتی تو ایک بات تھی۔ ابن قیم اور شوکانی کیا قرآن و حدیث ہیں؟" وہ خاموش ہو گیا۔ درحقیقت اس نے خود اپنی ہی تعریف کے تحت تقلید کر ڈالی۔

اتباع کو جائز اور تقلید کو ناجائز کہنا خود اُن کی دلیل کے خلاف

اس نے بات کو گھما کر کہا:

"ہم ابن قیم وغیرہ کی اتباع کرتے ہیں، تقلید نہیں۔"

میں نے کہا:

"تو قرآن سے ثابت کرو کہ اتباعِ غیر اللہ جائز، اور تقلیدِ غیر اللہ ناجائز ہے۔"

اس نے سورۂ اعراف کی آیت پیش کی:

﴿اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ﴾

میں نے کہا: "اب غور کرو! ابن قیم اور شوکانی ماسوی اللہ میں شامل ہیں یا نہیں؟"

کہنے لگا: "ہاں، شامل ہیں۔"

میں نے کہا: "تو قرآن کہہ رہا ہے:

غیر اللہ کی اتباع نہ کرو اور تم وہی کر رہے ہو! پھر ابن قیم و شوکانی کی باتیں کیوں مانتے ہو؟" وہ سوچ میں پڑ گیا اور مسکرا کر رہ گیا۔ کیونکہ بات واضح تھی۔

قرآن سے ثابت: اتباع دلیل کے ساتھ خاص نہیں

غیر مقلدین کہتے ہیں:

"اتباع دلیل کے ساتھ بات ماننے کو کہتے ہیں۔"

لیکن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مشرکین کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا﴾ (البقرہ:170)

"ہم تو اس طریقے کی اتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔"

سوال یہ ہے:

کیا مشرکین کے شرک پر کوئی شرعی دلیل تھی؟ ہرگز نہیں! پھر بھی قرآن نے اس بے دلیل پیروی کے لیے لفظ اتباع استعمال کیا۔ یہ آیت غیر مقلدین کے دعویٰ کو قرآن ہی کی دلیل سے باطل ثابت کر دیتی ہے۔

حدیث سے بھی غیر مقلدین کا دعویٰ باطل

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"العاجزُ مَن أتبعَ نفسَه هواها..." (مسند احمد)

"عاجز وہ ہے جو اپنے نفس اور خواہشات کی اتباع کرے..."

سوال: کیا خواہشات کی پیروی کے لیے کوئی شرعی دلیل ہوتی ہے؟ بالکل نہیں۔ پھر بھی حدیث میں "اتباع" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اتباع صرف بادلیل پیروی کو نہیں کہتے۔

لغوی و اصطلاحی دلائل: تقلید اور اتباع میں کوئی فرق نہیں

علماء نے تقلید کی تعریف یوں کی ہے:

1. اَلتَّقْلِيْدُ: اِتِّبَاعُ الْغَيْرِ عَلٰى ظَنٍّ... الخ

2. اِتِّبَاعُ الرِّوَايَةِ دَلَالَةً...

ان تعریفات میں صاف طور پر تقلید کی تعریف اتباع سے کی گئی ہے۔

اصولِ تعریف کا مسلمہ قاعدہ ہے:

جس شے کی تعریف جس شے سے کی جائے، دونوں حقیقتاً ایک ہوتے ہیں۔

لہٰذا:

تقلید = اتباع

اتباع = تقلید

پس ثابت ہوا کہ اتباع و تقلید ایک ہی ہے الحمد للہ

غیر مقلدین کی بنائی ہوئی تقسیم لغت، شریعت، اصول اور عقل چاروں کے خلاف ہے۔

نتیجہ

مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ:

تقلید اور اتباع حقیقت میں ایک ہی مفہوم رکھتے ہیں۔ قرآن، حدیث، لغت اور فقہاء کے ہاں ان دونوں میں مصنوعی فرق سرے سے موجود ہی نہیں۔ غیر مقلدین کا "اتباع جائز، تقلید ناجائز" کا نعرہ عقل و نقل دونوں کے لحاظ سے باطل ہے۔ اُن کا یہ فرق محض ذہنی اختراع، بے دلیل دعویٰ اور تعبیرِ فاسد ہے۔ قدم قدم پہ جو بھی ملا رہنما نہیں ہوتا۔ جو بے دلیل راہ دکھائے، وہ راستہ نہیں ہوتا۔

غیر مقلدین کے گھر سے شہادت

اتباع اور تقلید ایک ہی ہیں:

1۔ غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل مولوی نذیر حسین دہلوی صراحتاً تقلید و اتباع کو ایک ہی حقیقت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"معنی تقلید عرف میں یہ ہے کہ وقتِ لاعلمی کے کسی اہلِ علم کے قول کو مان لینا اور اس پر عمل کرنا۔
اور اسی معنی عرفی سے مجتہدین کی اتباع کو تقلید کہنا جایز ہے۔"

(معیار الحق، ص72)

2۔ اسی مقام پر وہ مزید لکھتے ہیں:

"پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کو اور مجتہدین کی اتباع کو تقلید کہنا جائز ہے۔"

(معیار الحق، ص72)

غیر مقلدین کے "مجتہد العصر" کہلانے والے امین اللہ پشاوری بھی تقلید و اتباع کو ایک قرار دینے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"میں تقلید کی تعریف یوں کرتا ہوں... کہ آپ جو فرماتے ہیں میں اسی کا تابع ہوں..."

(التحقیق السدید، ص118)

یہ ان کے اپنے مسلک کے خلاف ایک واضح اعتراف ہے۔

یہی پشاوری صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

”احناف صرف ایک امام کی تقلید لازم سمجھتے ہیں، باقی مذاہب اتباع و تقلید کو ناجائز کہتے ہیں۔“

(تحفۃ المناظر، ص86)

یہاں بھی انہوں نے اتباع اور تقلید کو ایک ہی معنی میں استعمال کیا ہے۔

شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے امین اللہ پشاوری صاحب لکھتے ہیں:

"فاعلم ان الصحابة لايقلدون الا صاحب الشرع"

”صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کی "اتباع" کرتے تھے اور کسی اور کی تقلید نہیں کرتے تھے۔“

(تحفۃ المناظر، ص122)

حالانکہ اصل عبارت ”لَا يُقَلِّدُوْنَ“ ہے، اور انہوں نے اس کا ترجمہ ”اتباع“ کیا ہے۔یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ خود غیر مقلدین بھی تقلید و اتباع کو ایک ہی معنی میں لیتے ہیں۔

رئیس ندوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”امام ابو حنیفہ اور ان کے متبعین و مقلدین کا مرجی ہونا ایک اجماعی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔“

(مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جایزہ، ص542)

یہاں متبعین اور مقلدین ایک ہی معنوں میں استعمال کر کے اپنے مذہب کی عمارت لاشعوری میں گرادی۔

غیر مقلدین کے معتمد علیہ شخصیت سلطان المعصومی صاحب لکھتے ہیں:

”جس ہستی کی تقلید اور اتباع سب پر فرض ہے...“

(روسی مسلمان، ص68)

یہ صاف اعلان ہے کہ ”تقلید = اتباع“۔ ایک ہی ہے

حسین بٹالوی صاحب غیر مقلد کے حوالے سے حافظ صلاح الدین یوسف صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ:

”عوام کا علماء سے کتاب و سنت کا حکم پوچھ کر اس پر عمل کرنا تقلید نہیں بلکہ اتباع ہے۔یہ ایک اصطلاح یا لفظی نزاع ہے جس کو وہ اتباع کہتے ہیں، اسی کا دوسرے تقلید نام رکھتے ہیں۔“

(صراطِ مستقیم، ص38)

یعنی حقیقت میں دونوں ایک چیز ہیں، صرف نام کا اختلاف ہے۔

شیخ عبد السلام رستمی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

"سلف کی اصطلاح میں تقلید کے لفظ سے اتباع بھی مراد تھی۔"

(تقلید کی شرعی حیثیت، ص49)

تو جب سلف تقلید کو اتباع کے معنی میں استعمال کرتے تھے، غیر مقلدین کا اس سے انکار سراسر تضاد ہے۔ پھر اپنے آپ کو سلفی کس منہ سے کہتے ہیں؟

تقلید کی تعریف پر اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض: تقلید کی تعریف میں "**بلاَ نَظَر فی الدَّلیل**" آتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ مقلد دلیل کے بغیر بات مانتا ہے۔

جواب: یہ غلط فہمی ہے۔ "**الدلیل**" میں الف لام عہد ذہنی ہے جس سے مراد دلیل تفصیلی ہے، یعنی وہ تحقیق و دلیلِ تفصیلی جو صرف مجتہد کے منصب کی چیز ہے۔ عام شخص کے لیے یہ لازم نہیں۔ تو یہ نفس دلیل کی نفی نہیں بلکہ مجتہد کے ذھن میں جو دلیلِ تفصیلی و تحقیقِ استدلالی ہے اس کی نفی ہے جیسا کہ غیر مقلد محقق ڈاکٹر شفیق الرحمن بھی مانتے ہیں:

"وہ (مقلد، ناقل) کسی مجتہد سے تفصیلی دلائل کا مطالبہ کئے بغیر اس کے علم پر اعتماد اور اس کے فتوی پر عمل کرلیتا ہے۔"

(منہجِ تعامل اہل سنت، ص265)

یعنی "بلا دلیل" کا مطلب "بلا مطالبہ دلیل تفصیلی" ہے۔

اعتراض: اگر دلیل نہیں بتائی جاتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اماموں کے پاس دلیل ہی نہیں۔

جواب: یہ جہالت ہے۔ صحابہ کرامؓ کے ہزاروں فتاویٰ موجود ہیں، جن میں انہوں نے نہ دلیل بیان کی، نہ سائل نے دلیل پوچھی، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہؓ کے پاس دلیل نہیں تھی؟ (معاذ اللہ)

غیر مقلد مؤرخ اسحاق بھٹی لکھتے ہیں:

"صحابہؓ بلا حجت نبی کریم ﷺ کے فرامین پر عمل کرتے تھے۔"

(برصغیر میں علم فقہ، ص23–24)

توکیا اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اقوال حجت نہ تھے؟ ہر گز نہیں۔ بلکہ صحابہ کرامؓ دلیل کا مطالبہ نہ کرتے تھے۔

علماء کی طرف رجوع خود تقلید ہے غیر مقلدین کا دھوکہ

غیر مقلدین فالرجوع الی العلماء کا حوالہ لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علماء کی طرف رجوع تقلید نہیں۔

لیکن "فواتح الرحموت" میں پوری وضاحت ہے:

"محض رجوع تقلید نہیں، لیکن جب اس کے بعد اس کے قول پر عمل کیا جائے تو یہی تقلید ہے۔"

غیر مقلدین نے اس عبارت کا ترجمہ جان بوجھ کر بدل دیا، جس سے ان کا علمی خیانت کرنا ثابت ہوتا ہے۔

ابن امیر الحاجؒ کی تعریف پر اعتراض

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ابن امیر الحاجؒ نے تقلید کی تعریف یوں کی ہے کہ:

"کسی ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا جس کا قول شریعت میں حجت نہ ہو۔"

اس اعتراض کا جواب بھی خود ان کے محقق عبد السلام رستمی صاحب دے چکے ہیں:

"یہ تعریف جامع ومانع نہیں۔"

(البرہان، جلد 1، ص346)

نتیجہ

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ:

خود غیر مقلدین کے اکابر ان کے مفسر ان کے محدث ان کے محقق ان کے مصنف تمام مانتے ہیں کہ:

"اتباع اور تقلید حقیقت میں ایک ہی چیز ہے، فرق صرف لفظی ہے، معنوی نہیں۔"

اس کے باوجود عوام کو دھوکے میں رکھنے کے لیے یہ فرق گھڑتے ہیں، حالانکہ تحقیق کی روشنی میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔